38602 ـ وسوسے کے شکار شخص کا بہت زیادہ قسمیں اٹھانا اور توڑنا

سوال

وسوسے کے شکار شخص نے کئی ایک قسمیں اٹھائیں کہ وہ عمل بار بار نہیں کریگا، لیکن قسم توڑ دی، اس پر بہت سی قسمیں اور عہد جمع ہو چکے ہیں، جس کی تعداد کا علم اللہ ہی کو ہے، اور اسے وسوسہ کی بیماری بھی ہے، سابقہ قسموں کا کفارہ کیسے ادا کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جس شخص نے بھی کئی ایک قسمیں اٹھائیں، اور قسم توڑ دی اور کسی ایک کا بھی کفارہ ادا نہ کیا تو اس کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

ایک ہی چیز پر قسم اٹھائی گئی ہو، مثلا وہ یہ کہے: اللہ کی قسم میں سگرٹ نوشی نہیں کرونگا، پھر قسم توڑ دے، اور اپنی قسم کا کفارہ ادا نہ کرے، پھر دوبارہ قسم اٹھائی کہ وہ سگرٹ نوشی نہیں کریگا، اور پھر قسم توڑ دے..... تو اسے ایک کفارہ ہی لازم آئیگا.

دوسری حالت:

اس کی قسمیں مختلف قسم کے کاموں پر ہوں، مثلا وہ اس طرح کہے: اللہ کی قسم میں سگرٹ نوشی نہیں کرونگا، اللہ کی قسم میں فلاں جگہ نہیں جاؤنگا، اور پھر ان سب قسموں کو توڑ دے، تو کیا اس پر ایک ہی کفارہ لازم آتا ہے یا قسموں کی تعداد کے مطابق ؟

اس مسئلہ میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، جمہور کے ہاں کفارہ قسموں کی تعداد کے مطابق ہوگا، اور حنابلہ یہ کہتے ہیں کہ: اس پر ایک کفارہ ہی لازم آتا ہے.

لیکن اس میں راجح مسلک جمہور علماء کا ہے؛ کیونکہ اس نے مختلف کاموں پر قسمیں اٹھائیں تھیں، اس لیے ایک قسم توڑنے سے دوسری نہیں ٹوٹتي، اور یہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہونگی.

المغنى ابن قدامہ (9 / 406) بھی دیكھیں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت كیا گیا:

میں نوجوان ہوں اور میں نے تین بار سے زیادہ قسم اٹھائی كہ میں حرام كام كے ارتكاب سے توبہ كرونگا، میرا سوال یہ ہے كہ:

كیا مجھ پر ایك كفارہ لازم آتا ہے یا كہ تین، اور كفارہ كیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" آپ كے ذمہ ایك ہی كفارہ ہے اور وہ یہ كہ: دس مسكینوں كو كھانا دینا، یا انہیں لباس مہیا كرنا، یا ایك غلام آزاد كرنا، اور جو یہ نہ پائے تو وہ تین روز ركھ لے، كیونكہ اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہارا لغو قسموں میں مؤاخذہ نہیں كرتا، لیكن اس كا مؤاخذہ كرتا ہے جو تم نے پختہ قسم اٹھائی ہے، اس كا كفارہ یہ ہے كہ دس مسكینوں كو اوسط درجے كا كھانا دیا جائے جو تم اپنے اہل وعیال كو كھلاتے ہو، یا ان كے كپڑے دینا، یا ایك غلام آزاد كرنا، اور جو یہ نہ پائے تو وہ تین یوم كے روزے ركھے، یہ تمہاری قسموں كا كفارہ ہے جب تم قسم اٹھاؤ، اور تم اپنی قسموں كا خیال ركھو المآئدۃ (89).

اور اسی طرح كسی ایك فعل كے كرنے یا كسی ایك چیز كے كرنے پر ہر قسم چاہے اس میں تكرار ہو تو اس میں پہلی كا كفارہ نہ دیا گیا ہو تو ان سب میں ایك كفارہ ہی ہوگا، لیكن اگر پہلی قسم كا كفارہ ادا كر دیا گیا ہو اور پھر دوبارہ قسم اٹھائی تو قسم توڑنے كی صورت میں اس پر دوبارہ كفارہ ہوگا، اور اسی طرح اگر تیسری بار اٹھائے اور دوسری كا كفارہ ادا كر دیا ہو تو اس كے ذمہ تیسرا كفارہ ہوگا.

لیكن اگر اس نے كئی ایك افعال كرنے یا متعدد افعال ترك كرنے پر تكرار كے ساتھ قسمیں اٹھائیں تو اس كے ذمہ ہر قسم كا كفارہ ہے، مثلا اگر وہ كہے:

اللہ كی قسم میں فلاں شخص سے كلام نہیں كرونگا، اللہ كی قسم میں كھانا نہیں كھاؤنگا، اللہ كی قسم میں اس جگہ كا سفر نہیں كرونگا، یا یہ كہے: اللہ كی قسم میں فلاں شخص سے ضرور كلام كرونگا، اللہ كی قسم میں اسے ضرور مارونگا، یا اس طرح كی دوسری كلام كرے.

مسكین كو كھانا دینے میں واجب یہ ہے كہ ہر مسكین كو نصف صاع اپنے علاقے میں كھایا جانے والا غلہ دیا جائے، جو تقریبا ڈیرھ كلو بنتا ہے.

اور کپڑے میں وہ چیز دی جائیگی جو نماز کی ادائیگی میں کفائت کرتی ہو مثلا قمیص اور سلوار، یا تہہ بند، اور اگر انہیں وہ دوپہر یا رات کا کھانا کھلا دے تو اوپر بیان کردہ آیت کی عموم کے مطابق کفائت کر جائیگا.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے " انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (23 / 145).

دوم:

اگر جس شخص کے بارہ میں سوال کیا گیا ہے وہ وسوسہ کا شکار ہے اور اس نے یہ قسمیں وسوسہ کی تاثیر کے تحت بغیر کسی قصد اور ارادہ کے اٹھائی ہیں اور اسے قسم اٹھانے کی رغبت بھی نہ تھی تو اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آتا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" وسوسہ میں شکار شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی چاہے وہ زبان سے الفاظ بھی ادا کر دے جب تك قصد نہ ہو، کیونکہ وسوسہ کے شکار شخص سے یہ الفاظ بغیر کسی ارادہ اور قصد کے ادا ہوتے ہیں، بلکہ وسوسہ کی قوت اور قلت مانع کی وجہ سے وہ یہ الفاظ کہنے پر مجبور اور مکرہ ہوتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اکراہ میں طلاق نہیں ہوتی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1874).

اس لیے اگر وہ حقیقی ارادہ اور اطمنان کے ساتھ نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی، تو یہ چیز اس پر بغیر کسی قصد اور ارادہ اور اختیار کے ٹھونسی گئی ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی.

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ (3 / 277).

اور جب طلاق میں یہ مسئلہ ہے تو پھر قسم کے باب میں بدرجہ اولی ہوگا، کیونکہ نکاح کا معاملہ تو قسم کے معاملے سے بھی زیادہ عظیم ہے.

واللہ اعلم .